شاہد احمد دہلوی

کلاس: 12th

مضمون: اردو

سبق 12: مولوی نذیر احمد دہلوی

شاہد احمد دہلوی (1906 ء تا 1962ء)

❖ اہم معروضی سوالات:

1. مصنف نے مولوی نذیر احمد کو آخری بار کس عمر میں دیکھا؟

(ا) تین برس

(ب) پانچ برس ✅

(ج) سات برس

(د) دس برس

2. مصنف اپنے بھائیوں کے ساتھ کہاں سے دہلی آیا؟

(ا) لاہور

(ب) بجنور

(ج) حیدر آباد دکن ✅

(د) لکھنؤ

3. دہلی میں قیام کے لیے کون سا مکان اختیار کیا گیا؟

(ا) دریا گنج

(ب) کشمیری گیٹ

(ج) کھاری باؤلی ✅

(د) چاندنی چوک

4. پیش دالان میں کتنے آدمی بیٹھے کچھ لکھ رہے تھے؟

(ا) ایک

(ب) دو تین ✅

(ج) چار

(د) پانچ

5. دالان میں کل کتنے دروازے تھے؟

(ا) دو

(ب) تین ✅

(ج) چار

(د) پانچ

6. مولوی نذیر احمد کی ظاہری شکل میں کیا چیز یاد رہ گئی؟

(ا) آنکھیں

(ب) لباس

(ج) سفید ڈاڑھی اور کنٹوپ ✅

(د) آواز

7. مصنف کے والد مولوی نذیر احمد سے مل کر کیوں رو پڑے؟

(ا) بیماری کی وجہ سے

(ب) جذباتی ملاقات کی وجہ سے ✅

(ج) غربت کے باعث

(د) خوف کی وجہ سے

8. بچوں کو سلام کے بعد مولوی نذیر احمد نے کیا دیا؟

(ا) مٹھائی

(ب) دعا

(ج) اشرفی ✅

(د) کتاب

9. مولوی نذیر احمد کی کون سی عادت نہیں تھی؟

(ا) سچ بولنا

(ب) غیرت

(ج) زمانہ سازی ✅

(د) محنت

10. وہ کس ریاست میں بڑے عہدوں پر فائز رہے؟

(ا) جاورہ

(ب) بھوپال

(ج) حیدر آباد دکن ✅

(د) رامپور

11. مولوی نذیر احمد حیدر آباد زیادہ عرصہ کیوں نہ رہ سکے؟

(ا) بیماری کی وجہ سے

(ب) سچ بولنے کی وجہ سے ✅

(ج) کم تنخواہ کے باعث

(د) گھریلو مسائل کی وجہ سے

12. مولوی نذیر احمد کو کون سا خطاب پیش کیا گیا؟

(ا) بہادر جنگ

(ب) شمس العلماء

(ج) غیور جنگ ✅

(د) نواب

13. انہوں نے اس خطاب کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

(ا) قبول کر لیا

(ب) بعد میں لیا

(ج) انکار کر دیا ✅

(د) تبدیل کروا لیا

14. نواب سرفراز علی خاں کس ریاست کے تھے؟

(ا) بھوپال

(ب) جاورہ ✅

(ج) حیدر آباد

(د) رامپور

15. نواب سرفراز علی خاں کو کس ذریعے سے شفا ملی؟

(ا) دوا سے

(ب) حکیم سے

(ج) خواب سے ✅

(د) سفر سے

16. خواب میں مولوی نذیر احمد نے کس کام کا حکم دیا؟

(ا) دعا کرنے کا

(ب) مسجد بنانے کا

(ج) قرآن کا ترجمہ چھپوانے کا ✅

(د) صدقہ دینے کا

17. قرآن کا ترجمہ کتنی جلدوں میں شائع ہوا؟

(ا) ایک

(ب) دو ✅

(ج) تین

(د) چار

18. مولوی احمد حسن کس کتاب کے مصنف تھے؟

(ا) نور القرآن

(ب) احسن التفاسیر ✅

(ج) تفسیر کبیر

(د) بیان القرآن

19. مولوی نذیر احمد کی کہنیاں میلی کیوں تھیں؟

(ا) صفائی نہ کرنے کی وجہ سے

(ب) بیماری کے باعث

(ج) مسجد کے فرش پر پڑھنے کی وجہ سے ✅

(د) بڑھاپے کی وجہ سے

20. مولوی نذیر احمد اپنے بچپن کے حالات کس جذبے سے بیان کرتے تھے؟

(ا) افسوس

(ب) خوف

(ج) فخر ✅

(د) شرمندگی

21. مسجد کا ملا کیسا انسان تھا؟

(ا) نرم دل

(ب) دیندار

(ج) بد مزاج اور بے رحم ✅

(د) ہمدرد

22. طالب علمی کے زمانے میں مولوی نذیر احمد روٹی کہاں سے لاتے تھے؟

(ا) مدرسے سے

(ب) بازار سے

(ج) گھروں سے مانگ کر ✅

(د) مسجد سے

23. بچپن میں جس لڑکی نے انہیں ستایا وہ بعد میں کیا بنی؟

(ا) شاگردہ

(ب) ہمسائی

(ج) بیوی ✅

(د) رشتہ دار

24. شادی کے وقت مولوی نذیر احمد کی تنخواہ کتنی تھی؟

(ا) دس روپے

(ب) پندرہ روپے ✅

(ج) بیس روپے

(د) پچیس روپے

25. ان کے گھر میں کتنی جوتیاں تھیں؟

(ا) دو

(ب) تین

(ج) ایک ٹوٹی ہوئی ✅

(د) کوئی نہیں

26. دتی کالج سے فارغ ہونے کے بعد وہ کیوں ناراض ہوئے؟

(ا) نمبر کم آئے

(ب) سرکاری ملازمت نہ ملی ✅

(ج) شہر پسند نہ آیا

(د) تنخواہ کم تھی

27. سرسید احمد خاں عمر میں مولوی نذیر احمد سے کتنے سال بڑے تھے؟

(ا) پندرہ

(ب) اٹھارہ

(ج) بائیس ✅

(د) پچیس

28. علی گڑھ کالج کا مالی بحران کس وجہ سے آیا؟

(ا) چندہ بند ہو گیا

(ب) ایک ہندو محاسب نے غبن کیا ✅

(ج) حکومت نے امداد روک دی

(د) طلبہ کم ہو گئے

29. مولوی نذیر احمد کی قوتِ تقریر کے بارے میں کس کا نام لیا گیا؟

(ا) سرسید

(ب) حالی

(ج) برک (انگلستان) ✅

(د) شبلی

30. مولوی نذیر احمد کو اپنی تمام کتابوں میں سب سے زیادہ کون سی پسند تھی؟

(ا) مراۃ العروس

(ب) توبۃ النصوح

(ج) ترجمۃ القرآن ✅

(د) بنات النعش

💠 خلاصہ: مولوی نذیر احمد دہلوی

اس مضمون میں مصنف نے مولوی نذیر احمد دہلوی کی زندگی، شخصیت، علمی خدمات اور اخلاقی اوصاف کو ذاتی مشاہدات اور واقعات کے ذریعے بیان کیا ہے۔ مصنف کو مولوی نذیر احمد سے آخری ملاقات پانچ برس کی عمر میں ہوئی جب وہ اپنے والد اور بھائیوں کے ساتھ حیدر آباد دکن سے دہلی آئے۔ اس ملاقات میں مولوی صاحب کی سادگی، شفقت اور بزرگی نمایاں نظر آتی ہے۔

مولوی نذیر احمد نہایت صاف گو اور حق بات کہنے والے انسان تھے۔ وہ زمانہ سازی اور خوشامد سے دور رہتے تھے، اسی وجہ سے حیدر آباد دکن میں بڑے عہدوں پر فائز ہونے کے باوجود زیادہ عرصہ نہ ٹھہر سکے اور آخرکار پنشن لے کر واپس آ گئے۔ انہیں ”غیور جنگ“ کا خطاب پیش کیا گیا مگر انہوں نے انکار کر دیا، جو ان کی بے نیازی اور خودداری کا ثبوت ہے۔

ان کی زندگی کا ایک اہم واقعہ نواب سرفراز علی خاں کی بیماری اور خواب کے ذریعے قرآن مجید کے ترجمے کی اشاعت سے جڑا ہوا ہے۔ اس ترجمے کی اشاعت کے بعد نواب صاحب صحت یاب ہو گئے۔ مولوی نذیر احمد نے قرآن مجید کے ترجمے پر نہایت محنت، احتیاط اور علماء کی مشاورت سے کام کیا، جس کے نتیجے میں ایک مستند، شستہ اور بامحاورہ ترجمہ سامنے آیا جو آج بھی بہترین شمار ہوتا ہے۔

مولوی نذیر احمد کا بچپن سخت مشکلات میں گزرا۔ طالب علمی کے زمانے میں غربت، سخت مزاج ملا، بھوک اور مشقت نے ان کی شخصیت کو مضبوط بنایا۔ وہ ان مصائب کو فخر کے ساتھ یاد کرتے تھے۔ ان کی غیرت اور خودداری کا یہ عالم تھا کہ شادی کے بعد انتہائی تنگ دستی کے باوجود کسی پر بوجھ بننا گوارا نہ کیا۔

سرسید احمد خاں کے ساتھ ان کا تعلق احترام، محبت اور عملی تعاون پر مبنی تھا۔ علی گڑھ تحریک کے لیے چندہ اکٹھا کرنے اور تقریروں کے ذریعے لوگوں کو متاثر کرنے میں مولوی نذیر احمد کا کردار نہایت اہم رہا۔ ان کی قوتِ تقریر اس قدر مؤثر تھی کہ سامعین پر گہرا اثر چھوڑتی تھی۔

آخر میں مولوی نذیر احمد کی علمی عظمت اس بات سے ظاہر ہوتی ہے کہ وہ اپنی تمام تصانیف میں "ترجمۃ القرآن" کو سب سے زیادہ پسند کرتے تھے اور اسے اپنی آخرت کی کامیابی کا ذریعہ سمجھتے تھے۔ یہ مضمون مولوی نذیر احمد کو ایک عظیم عالم، مخلص مسلمان، باکردار انسان اور قوم کے حقیقی محسن کے طور پر پیش کرتا ہے۔

🌸 سیاق وسباق اور تشریح

📘 پیراگراف نمبر 1:

میں نے مولوی نذیر احمد کو صرف پانچ برس کی عمر میں آخری بار دیکھا۔ اس سے پہلے دیکھا تو ضرور ہو گا مگر مجھے بالکل یاد نہیں۔ مجھے اتنا یاد ہے کہ ہم تین بھائی ابالے کے ساتھ حیدر آباد دکن سے دلی آئے تھے تو کھاری باؤلی کے مکان میں گئے تھے۔ ڈیوڑھی کے آگے صحن میں سے گزر کر پیش دالان میں گئے۔

سیاق و سباق:

یہ اقتباس مضمون „مولوی نذیر احمد دہلوی" سے لیا گیا ہے، جو گنجینۂ گوہر میں شامل ہے۔ اس حصے میں مصنف مولوی نذیر احمد سے اپنی پہلی اور آخری ملاقات کا ذکر کرتا ہے جو اسے بچپن میں نصیب ہوئی۔ مصنف اپنے والد کے ساتھ حیدرآباد دکن سے دہلی آتا ہے اور کھاری باؤلی میں مولوی نذیر احمد کے مکان میں ان سے ملاقات ہوتی ہے۔ اس اقتباس کا مقصد مولوی نذیر احمد کی شخصیت کا ابتدائی اور تاثرانگیز تعارف کرانا ہے۔

تشریح:

مصنف بیان کرتا ہے کہ اس نے مولوی نذیر احمد کو صرف پانچ سال کی عمر میں آخری بار دیکھا۔ چونکہ وہ بہت کم عمر تھا، اس لیے اس سے پہلے کی ملاقاتیں اسے یاد نہیں رہیں۔ تاہم دہلی کا وہ سفر اسے آج بھی یاد ہے جب وہ اپنے دو بھائیوں اور والد کے ساتھ حیدرآباد دکن سے آیا۔ وہ کھاری باؤلی کے ایک قدیم مکان میں داخل ہوئے جہاں کا ماحول روایتی اور سنجیدہ تھا۔ اس واقعے سے اندازہ ہوتا ہے کہ مولوی نذیر احمد ایک باوقار اور بزرگ شخصیت تھے جن سے ملنا خود مصنف کے والد کے لیے جذباتی لمحہ تھا۔ یہ اقتباس مولوی نذیر احمد کی عظمت، خاندانی تعلق اور ان کے اثر و رسوخ کو واضح کرتا ہے۔

📘 پیراگراف نمبر 2:

مولوی نذیر احمد کو زمانہ سازی بالکل نہیں آتی تھی۔ سچی بات کہنے میں انہیں باک نہ ہوتا تھا۔ حیدر آباد دکن میں بڑے بڑے عہدوں پر مامور ہوئے مگر خوش کسی کو نہ کر سکے۔ اسی وجہ سے زیادہ عرصے تک وہاں نہ رہ سکے اور پنشن لے کر دلی چلے آئے۔

سیاق و سباق:

یہ اقتباس مضمون „مولوی نذیر احمد دہلوی“ (از گنجینۂ گوہر) سے لیا گیا ہے۔ اس حصے میں مصنف مولوی نذیر احمد کی اخلاقی اور عملی شخصیت کے ایک اہم پہلو کو نمایاں کرتا ہے۔ مصنف بتاتا ہے کہ مولوی نذیر احمد عملی زندگی میں سچائی اور راست گوئی کو ہر چیز پر ترجیح دیتے تھے، جس کی وجہ سے وہ دنیاوی مصلحتوں اور خوشامد سے دور رہے۔

تشریح:

اس اقتباس میں بتایا گیا ہے کہ مولوی نذیر احمد زمانہ سازی یعنی لوگوں کو خوش رکھنے اور حالات کے مطابق اپنے رویے بدلنے کا ہنر نہیں رکھتے تھے۔ وہ بلا جھجھک سچ کہہ دیتے تھے اور کسی کی ناراضی کی پروا نہیں کرتے تھے۔ اگرچہ وہ حیدرآباد دکن میں اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے، مگر اپنی صاف گوئی اور بے باکی کے باعث وہ کسی کو خوش نہ کر سکے۔ اسی وجہ سے وہ وہاں زیادہ عرصہ نہ رہ سکے اور آخرکار پنشن لے کر دہلی واپس آ گئے۔ یہ اقتباس مولوی نذیر احمد کی اصول پسندی، راست گوئی اور خوددارانہ مزاج کو واضح کرتا ہے۔

📘 پیراگراف نمبر 3:

مولوی صاحب بڑے فخر سے اپنے بچپن کے مصائب بیان کرتے تھے۔ جس مسجد میں ٹھہرے تھے اس کا ملا بڑا بد مزاج اور بے رحم تھا۔ کڑ کڑاتے جاڑوں میں ایک ٹاٹ کی صف میں یہ لپٹ جاتے اور ایک میں ان کے بھائی۔

سیاق و سباق:

یہ اقتباس مولوی نذیر احمد دہلوی کے بچپن اور طالب علمی کے حالات کو بیان کرتا ہے۔ اس میں مصنف نے بتایا ہے کہ مولوی صاحب نے کس طرح مشکلات اور سختی کے ماحول میں اپنی ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ یہ حصہ ان کے صبر، حوصلے اور بچپن میں پیش آنے والے مصائب کو اجاگر کرتا ہے۔

تشریح:

اس پیراگراف میں بتایا گیا ہے کہ مولوی نذیر احمد اپنے بچپن کے مصائب کو فخر سے یاد کرتے تھے۔ جس مسجد میں وہ قیام کرتے تھے، وہاں کا ملا سخت مزاج اور بے رحم تھا۔ سردیوں میں طلبہ کو سخت ٹاٹ کی صف میں بٹھایا جاتا اور اگر کوئی دیر سے آتا یا آنکھ نہ کھلتی تو اس پر لات بھی پڑتی۔ مولوی نذیر احمد اور ان کے بھائی اس سخت ماحول میں تعلیم حاصل کرتے رہے۔ اس اقتباس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ بچپن میں سختی اور مشکلات کا سامنا کرنے کے باوجود مولوی نذیر احمد نے حوصلے اور استقامت کے ساتھ تعلیم جاری رکھی، جو ان کی شخصیت کی مضبوط بنیاد تھی۔

📘 پیراگراف نمبر 4:

مولوی نذیر احمد بڑے غیور آدمی تھے۔ سرال والے خاصے مرفہ الحال تھے مگر انھوں نے اسے گوارا نہ کیا کہ سرال والوں کے ٹکڑوں پر پڑے رہیں۔ جب ان کی شادی ہوئی تو غالباً پندرہ روپے کے ملازم تھے۔

سیاق و سباق:

یہ اقتباس مولوی نذیر احمد کی ازدواجی زندگی اور ان کے اخلاق و کردار پر روشنی ڈالتا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ مولوی صاحب کتنے غیور اور بااخلاق انسان تھے، اور کس طرح انہوں نے دولت اور آسائش کے باوجود خودداری اور عزت نفس کو ترجیح دی۔

تشریح:

اس پیراگراف میں واضح کیا گیا ہے کہ مولوی نذیر احمد بڑے غیور آدمی تھے۔ وہ دولت اور آسائش میں ڈوبے لوگوں کے برتاؤ کو قبول نہیں کرتے تھے اور اپنے وقار اور خودداری کو ہمیشہ مقدم رکھتے تھے۔ سرال والے مالدار اور مرفہ الحال تھے، مگر مولوی صاحب نے یہ گوارا نہیں کیا کہ وہ ان کے اثر میں آ کر اپنے اصولوں سے ہٹ جائیں یا ان کے ٹکڑوں پر منحصر رہیں۔ شادی کے وقت وہ محض پندرہ روپے کے ملازم تھے، جو ان کی عاجزی اور محنت کی عکاسی کرتا ہے۔ اس پیراگراف سے یہ سبق ملتا ہے کہ عزت نفس، غیور مزاجی اور اصولوں پر قائم رہنا دولت اور آسائش سے زیادہ اہم ہے۔

📘 پیراگراف نمبر 5:

مولوی نذیر احمد عربی میں غیر معمولی استعداد رکھتے تھے۔ کئی کئی سال سے لوگوں کا ان پر تقاضا تھا کہ قرآن مجید کا ترجمہ کرو مگر وہ پس و پیش کرتے رہے۔ آخر بڑی محنت، تحقیق اور نظرِ ثانی کے بعد قرآن مجید کا ترجمہ مکمل کیا۔

سیاق و سباق:

یہ اقتباس مولوی نذیر احمد کی علمی خدمات اور دینی کاموں کی طرف ان کے جذبے پر روشنی ڈالتا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح وہ عربی میں مہارت رکھتے تھے اور قرآن مجید کے ترجمے جیسے اہم اور مشکل کام کے لیے صبر، تحقیق اور محنت سے کام لیتے تھے۔

تشریح:

اس پیراگراف میں بتایا گیا ہے کہ مولوی نذیر احمد عربی میں غیر معمولی استعداد رکھتے تھے، جس کی بنیاد پر لوگ چاہتے تھے کہ وہ قرآن مجید کا ترجمہ کریں۔ ابتدا میں وہ پس و پیش کرتے رہے کیونکہ یہ کام بہت حساس اور مشکل تھا۔ تاہم، بعد میں انہوں نے بھرپور محنت، تحقیق اور دینی علماء کے مشوروں کے ساتھ قرآن کا ترجمہ مکمل کیا۔ اس عمل سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مولوی نذیر احمد نہ صرف علمی قابلیت رکھتے تھے بلکہ دینی خدمات کے لیے صبر، ثابت قدمی اور محنت کا مظاہرہ بھی کرتے تھے۔ یہ پیراگراف ان کی علمی عظمت، اخلاقی صداقت اور دینی خدمت کے جذبے کو اجاگر کرتا ہے۔

Note:

This chapter is designed to provide a solid foundation of knowledge, with the goal of deepening understanding and encouraging further exploration of the subject. The content has been carefully selected to support effective learning and inspire students to engage with the topic more deeply.

Author: Muhammad Asghar

Purpose: To contribute to education by offering insightful, valuable content that enhances learning and understanding.

Copyright & Usage Policy

© **2026 Muhammad Asghar**. All rights reserved.

No part of these notes may be reproduced, redistributed, or used for commercial purposes without explicit written permission from the author. These notes are intended solely for personal study and educational use.